اشاریۂ کلام فیض

ڈاکٹر معین الدین عقیل

ادارہ یادگارِ غالب کراچی

ادارہ یادگار غالب کا اشاعتی منصوبہ

۱۔ پرانے شاعر نیا کلام	مشفق خواجہ
۲۔ نادرات غالب لائبریری	ڈاکٹر معین الدین عقیل
۳۔ لب پہ حرف غزل	نظیر صدیقی
٤۔ اقبال غالب لائبریری میں	مرزا ظفرالحسن و ڈاکٹر معین الدین عقیل
۵۔ فیض کی کلر اسکیم	مس شاہین مفتی
٦۔ فیض سوئے دار چلے	مرزا ظفرالحسن
۷۔ بقول فیض	پاشا رحمن
۸۔ دکن اداس ہے یارو	مرزا ظفرالحسن
۹۔ ضیائے درد	پاشارحمن

اشاریۂ کلام فیض

مرتب ڈاکٹر معین الدین عقیل

ناشر مرزا ظفر الحسن

خوشنویس مشتاق احمد کولوی

اشاعت اکتوبر ۱۹۷۷ء

مطبع ...ونٹنگ محل کراچی

قیمت دس روپے

ملنے کا پتہ

ادارۂ یادگارِ غالب۔ غالب لائبریری

پوسٹ بکس ۲۲۶۸، ناظم آباد، کراچی

فہرست مندرجات

(۲) ناتمام شعری تخلیقات

۱، غزل ۲، نظم

(۳) تراجم

۱، نظم ۲، قطعہ ۳، فردیات

(۴) معنون کردہ شعری تخلیقات

۱، غزلیں۔ ۲، نظمیں

(۵) منظوم تخلیقات کی تاریخیں ✦ ۱، غزلیں ۲، نظمیں ۳، قطعات

(۶) بعض تخلیقات جن پر محض مقام تخلیق تحریر ہے۔

(ا) غزلیں (ب) قطعہ

(۷) شعری مجموعوں کے انتسابات

(۸) شعری مجموعوں میں اساتذہ کے منقولہ اشعار

(۹) شعری مجموعوں پر دیگر افراد کے دیباچے

(۱۰) فیض کے خود نوشتہ دیباچے

باب پنجم : تراکیب شعری

باب ششم : غیر مدون کلام

(۱) غزلیں

(۲) نظمیں

(۳) اشعار

(۴) قطعات

(۵) گیت

(۶) گیت، فلمی

(۷) پنجابی کلام

اردو کا پہلا اشاریہ کلام

غالب اور فیض کے تعلق سے جب میرے ذہن میں کوئی منصوبہ آتا ہے تو اس کے مالی معاملات پر غور کیے بغیر خود کو کام کی آگ میں جھونک دیتا ہوں اور یہ نہیں سوچتا کہ جل کر کوئلہ ہو جاؤں گا یا اس میں تپ تپا کر کندن۔

میری کتاب "پھر نظر میں پھول مہکے" اپریل ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی اور میں نے اس میں اشاریۂ کلامِ فیض کی تالیف کا اعلان کر دیا۔ کیونکہ فیض کی سوانح عمری، قطعات، نظم نویسی، غزل گوئی، افکارِ فیض (اداریے) اقوالِ فیض اور اشاریۂ کلامِ فیض مرتب اور شائع کرنے کا خیال مجھے ۷۳-۱۹۷۲ء سے ستا رہا تھا اور میں ان تمام موضوعات پر آہستہ آہستہ کام بھی کر رہا تھا۔ چاہتا تھا کہ کچھ کام فیض دوستوں میں تقسیم ہو جائے مگر کسی میں گرمیٔ شوقِ تحریر نہ پائی تو سوچا جو کچھ اپنے بس میں ہے خود ہی کروں گا۔

فیض کی ۶۵ ویں سالگرہ سے چند ماہ پہلے مجھے یقین ہو گیا کہ ادارۂ یادگارِ غالب، غالب لائبریری اور سہ ماہی غالب کی مصروفیات و مشکلات کی بنا پر میں اکیلا یہ سب نہیں کر سکوں گا اس لئے ان احباب سے جنہیں فیض اور ان موضوعات سے دلچسپی ہے دوبارہ استدعا کی کہ وہ ایک ایک کتاب مرتب کرنے کی ذمہ داری قبول کر لیں۔ کتابوں کی اشاعت کے اخراجات فراہم ہونے کی امید نہ رہی تو میں نے تکمیلِ کار کے تقاضے نہیں کیے۔ احباب بھی چپ رہے، میں بھی خاموش ہو گیا۔

جشنِ فیض سے دو ایک ماہ پہلے ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ملاقات ہوئی۔ اِدھر اُدھر کی باتوں میں ان سے میں نے اشاریۂ کلامِ فیض کا ذکر کیا انہیں اس کا خاکہ بتایا اور پوچھا کیا آپ اسے مکمل کر سکیں گے؟ عقیل راضی ہو گئے۔ فوراً کام شروع کر دیا۔ اس وقت تک میں نے جو اچھا برا کام کیا تھا وہ انہیں دے دیا۔ جو موصوف نے مطالعہ کے بعد مجھے لوٹا دیا اور اشاریہ تیار کرنے لگے بلکہ دو ماہ کے اندر مکمل کر دیا۔ غالب کے فیض نمبر (اپریل جون ۱۹۷۶ء) میں بھی فیض کی چند منظوم تخلیقات شامل کی گئی تھیں اس لئے اس کی اشاعت

کا انتظار کرنے لگے۔ جوں ہی فیض نمبر شائع ہو گیا دوسرے دن باقی کام مکمل کر کے میرے حوالے کر دیا۔

اشاریۂ کلام فیض عام دلچسپی کی نہیں، حوالے کی کتاب ہے جس میں نظموں اور غزلوں کی تعداد سے لے کر یہ تک ملے گا کہ فیض کی غزل "تری امید ترا انتظار جب سے ہے" بیک وقت دو مجموعوں میں شامل ہے۔ دست صبا اور دست تہ سنگ۔ یا اسی طرح فیض کا قطعہ "جاں بیچنے کو آئے تو بے دام بیچ دی" دست صبا میں بھی موجود ہے اور دست تہ سنگ میں بھی۔ ویسے تو اس تلاش سے کسی ادبی نکتے کی نشاندہی نہیں ہوتی اور بظاہر ترتیب کی غلطی معلوم ہوتی ہے مگر آج تک اس جانب کسی کی نظر ہی نہیں گئی۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل کم عمر مگر نہایت کارکردہ ادیب ہیں۔ خود ان کی اپنی علمی و ادبی مصروفیات اتنی اور ایسی وقیع ہیں کہ انہیں ملتوی کر کے نہایت کم وقت میں یہ اشاریہ مرتب کر دینا ان کے ایثار اور ادب سے خلوص کا مظہر ہے۔ جس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔

فیض احمد فیض پہلے اور واحد شاعر ہیں جن کے کلام کا اشاریہ شائع کیا گیا ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں نے اشاریے کے اپنے ابتدائی مسودات فیض کو دکھائے تو انہوں نے پر مسرت لہجے میں وعدہ کیا تھا کہ اپنی مختلف تخلیقات کا پس منظر لکھوا دیں گے۔ جس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اشاریے کے منصوبے کو پسند کرتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ فیضیات سے جس جس کو دلچسپی ہے اور فیض پر جو جو لوگ کام کر رہے ہیں وہ اشاریۂ کلام فیض سے خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔ ایسا ہوا، اور مجھے یقین کامل ہے کہ ضرور ہوگا، تو میں سمجھوں گا کہ ڈاکٹر عقیل کو ان کی محنت و جانفشانی کا صلہ مل گیا۔

مرزا ظفر الحسن

معروضات

اشاریہ کا مقصد قاری کے سامنے کتاب یا کتابوں کی پوری اور ضروری معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ دراصل ہماری آج کی مصروف اور مشینی زندگی کا تقاضہ ہے۔ اس سہولت کے پیش نظر جو اشاریوں سے قارئین کو حاصل ہوتی ہے۔ مغربی ادبیات کی دنیا میں اب ایسے شعرآ کے کلام کے اشاریے بن رہے ہیں جو زیادہ پڑھے جاتے ہیں یا جن پر تحقیقی و تنقیدی کام ہوتا رہتا ہے۔ اردو میں اس قسم کی ضرورت تمام نامور کلاسیکی شعرا ر بالخصوص اقبال اور غالب کے سلسلے میں پیش آتی ہے۔ اس مرحلے پر جب کہ اردو میں کسی شاعر کے کلام کے اشاریے کی مذکورہ روایت موجود نہیں، کوتاہیوں کا شدید امکان ہے اور مندرجات کی ضرورتوں کا ابھی پورے طور پر احساس بھی نہیں کہ اس میں کس کس پہلو کو شامل ہونا چاہیئے اور کن کن مندرجات کو بالخصوص اہمیت دی جانی چاہیئے۔

فیض موجودہ دور کے ان شاعروں میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں جن کے کلام کو پسند کیا جاتا ہے اور مستقبل قریب میں ان کے کلام کے فنی اور تنقیدی جائزے کے امکانات بھی نظر آتے ہیں۔ اس اشاریۂ کلام کا محرک مخدومی مرزا ظفر الحسن صاحب کی اختراعی طبیعت اور فیض سے ان کا لگاؤ ہے۔ زیر نظر اشاریہ اس لحاظ سے ایک "تجرباتی کوشش" ہے کہ اس کے ذریعے اشاریہ سازی کی ضرورتوں کا وقوف ہو، معائب و محاسن سامنے آئیں اور پھر ان کی روشنی میں سائنٹی فک اور زیادہ مفید اشاریہ سازی کی روایت عام ہو۔

عقیل

باب اوّل

غزلیات

(۱) غزلوں کی کل تعداد

شعری مجموعہ	غزلیات	اشعار
نقش فریادی	۱۴	۷۹
دست صبا	۱۷	۱۱۴
زنداں نامہ	۱۵	۸۵
دست تہ سنگ	۱۱	۶۰
سر وادیٔ سینا	۷	۴۰
	۶۴	۳۷۸

(۲) غزلیں

(حروف تہجی کے اعتبار سے)

(۱) پہلا مصرعہ

نمبر	غزل کا پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ	کل اشعار
	ا		
۱	آج یوں موج در موج غم تھم گیا اس طرح غمزدوں کو قرار آگیا	دست تہ سنگ	۶
۲	آئے کچھ ابر کچھ شراب آئے	دست صبا	۹
۳	اب وہی حرف جنوں سب کی زباں ٹھہری ہے	دست صبا	۹
	ب		
۴	بات بس سے نکل چلی ہے	زنداں نامہ	۶
۵	بساط رقص پہ صد شرق و غرب سے سرِ شام	دست تہ سنگ	۵
۶	بے دم ہوئے بیمار دوا کیوں نہیں دیتے	دست تہ سنگ	۶
	پ		
۷	پھر حریف بہار ہو بیٹھے	نقش فریادی	۶
۸	پھر لوٹا ہے خورشید جہاں تاب سفر سے	نقش فریادی	۶
	ت		
۹	ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے غمگسار چلے گئے	دست تہ سنگ	۵

---

[1] یہ غزل "دست تہ سنگ" میں بھی نقل ہوئی ہے۔

ش

ص

ط

ع

ف

ق

ک

(۲) ردیف کے اعتبار سے

نمبر	غزل کا پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
	ا	
۱	طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا	سروادیٔ سینا
۲	نہ گنواؤ ناوک نیم شب دل ریزہ ریزہ گنوا دیا	دست تہ سنگ
۳	کس حرف پہ تو نے گوشۂ لب اے جانِ جہاں غماز کیا	سروادیٔ سینا
۴	آج یوں موج در موج غم تھم گیا اس طرح غمزدوں کو قرار آ گیا	دست تہ سنگ
۵	راز الفت چھپا کے دیکھ لیا	نقش فریادی
	ح	
۶	یک بیک شورشِ فغاں کی طرح	دست تہ سنگ
	د	
۷	یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد	زنداں نامہ
	ز	
۸	حسن مرہون جوشش بادۂ ناز	نقش فریادی
	گ	
۹	یوں سجا چاند کہ جھلکا ترے انداز کا رنگ	سروادیٔ سینا
	م	
۱۰	بساط رقص پہ صد شرق و غرب سے سرِ شام	دست تہ سنگ

ی

(۳) مقطعے

(وہ مصرعے جن میں تخلص استعمال ہوا ہے)

مصرعہ کے آخر میں جو نمبر قوسین ( ) میں تحریر ہے، وہ مصرعۂ اولیٰ (۱) یا مصرعۂ ثانی (۲) کو ظاہر کرتا ہے۔

حروف تہجی کے اعتبار سے

نمبر	مصرعہ		شعری مجموعہ
	ا		
۱	آخر شب کے ہمسفر فیضؔ نہ جانے کیا ہوئے	(۱)	زنداں نامہ
۲	آئے گی فیضؔ اک دن بادِ بہار لے کر	(۱)	دست صبا
	ب		
۳	بادِ خزاں کا شکر کرو فیضؔ جس کے ہاتھ	(۱)	زنداں نامہ
۴	بربادئ دل جبر نہیں فیضؔ کسی کا	(۱)	دست تہ سنگ
۵	بھولے سے مسکرا تو دیئے تھے وہ آج فیضؔ	(۱)	نقش فریادی
۶	بھیگی ہے رات فیضؔ غزل ابتدا کرو	(۱)	زنداں نامہ
	ت		
۷	تو فیضؔ دل میں ستارے ابھرنے لگتے ہیں	(۲)	دست صبا
	ج		
۸	جوابِ واعظ چابک زباں میں فیضؔ ہمیں	(۱)	دست صبا

(۴) غزلوں کے کل اشعار

(حروف تہجی کے لحاظ سے)

ذیل میں فیضؔ کی ان غزلوں کے، جو شعری مجموعوں میں شامل ہیں، تمام اشعار حروف تہجی کے اعتبار سے تحریر کئے جا رہے ہیں۔ اشعار کے مقابل غزلوں کے نمبرات شروع میں دیئے گئے حروف تہجی کے لحاظ سے غزلوں کے پہلے مصرعوں کے نمبر کے مطابق ہیں۔

اشعار	غزل کا نمبر	شعری مجموعہ
آتش بہ جاں ہے ہر کوئی سرکار دیکھنا لو دے اٹھے نہ طرۂ طرار دیکھنا	۳۱	سر وادیٔ سینا
آتے آتے یونہی دم بھر کو رکی ہو گی بہار جاتے جاتے یونہی پل بھر کو خزاں ٹھہری ہے	۳	دست صبا
آج ان کی نظر میں کچھ ہم نے سب کی نظریں بچا کے دیکھ لیا	۱۹	نقش فریادی
آج تک شیخ کے اکرام میں جو شے تھی حرام اب وہی دشمن دیں راحت جاں ٹھہری ہے	۳	دست صبا

اب وہی حرفِ جنوں سب کی زباں ٹھہری ہے جو بھی چل نکلی ہے وہ بات کہاں ٹھہری ہے	۳	دستِ صبا
ابھی سے دل و جاں سرِ راہ رکھ دو کہ لٹنے لٹانے کے دن آ رہے ہیں	۴۸	نقشِ فریادی
ابھی سے یاد میں ڈھلنے لگی ہے صحبتِ شب ہر ایک روئے حسیں ہو چلا ہے بیش حسیں	۵	دستِ تہِ سنگ
اپنی تکمیل کر رہا ہوں میں ورنہ تجھ سے تو مجھ کو پیار نہیں	۳۳	نقشِ فریادی
اپنی مشقِ ستم سے ہاتھ نہ کھینچ میں نہیں یا وفا نہیں باقی	۵۹	نقشِ فریادی
اپنی نظریں بکھیر دے ساقی مے باندازۂ خمار نہیں	۳۳	نقشِ فریادی
اٹھ کر تو آ گئے ہیں تری بزم سے مگر کچھ دل ہی جانتا ہے کہ کس دل سے آئے ہیں	۲۲	زنداں نامہ
ادھر ایک حرف کہ کشتنی یہاں لاکھ عذر تھا گفتنی جو کہا تو سن کے اڑا دیا جو لکھا تو پڑھ کے مٹا دیا	۵۰	دستِ صبا

اور کیا دیکھنے کو باقی ہے
آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا
نقش فریادی ۱۹

ایسے ناداں بھی نہ تھے جاں سے گزرنے والے
ناصحو پند گرو راہگزر تو دیکھو
زنداں نامہ ۴۶

ایک اک کر کے ہوئے جاتے ہیں تارے روشن
میری منزل کی طرف تیرے قدم آتے ہیں
دست صبا ۱۷

بات بس سے نکل چلی ہے
دل کی حالت سنبھل چلی ہے
زنداں نامہ ۴

باد خزاں کا شکر کرو فیضؔ جس کے ہاتھ
نامے کسی بہار شمائل سے آئے ہیں
زنداں نامہ ۲۲

باقی ہے لہو دل میں تو ہر اشک سے پیدا
رنگ لب و خسار صنم کرتے رہیں گے
دست صبا ۵۷

بام مینا سے مہتاب ابھرے
دست ساقی میں آفتاب آئے
دست صبا ۲

بجز دیوانگی واں اور چارہ ہی کہو کیا ہے
جہاں عقل و خرد کی ایک بھی مانی نہیں جاتی
نقش فریادی ۴۴

بے حرص و ہوا بے خوف و خطر اس ہاتھ پہ سر اس کف پہ جگر یوں کوئے صنم میں وقت سفر نظارۂ بام ناز کیا	۴۱	سرِ وادیٔ سینا
بیداد گروں کی بستی ہے یاں داد کہاں خیرات کہاں سر پھوڑتی پھرتی ہے ناداں فریاد جو در در جاتی ہے	۴۰	زنداں نامہ
بے دم ہوئے بیمار دوا کیوں نہیں دیتے تم اچھے مسیحا ہو شفا کیوں نہیں دیتے	۶	دستِ تہ سنگ
پاپوش کی کیا فکر ہے دستار سنبھالو پایاب ہے جو موج گذر جائے گی سر سے	۸	نقش فریادی
پھر آگ بھڑکنے لگی ہر ساز طرب سے پھر شعلے لپکنے لگے ہر دیدۂ تر سے	۸	نقش فریادی
پھر حریف بہار ہو بیٹھے جانے کس کس کو آج رو بیٹھے	۷	نقش فریادی
پھر در دل پہ کوئی دینے لگا ہے دستک جانئے پھر دل وحشی کا طلب گار ہے کون	۳۰	زندان نامہ
پھر دم دید رہے چشم و نظر دید طلب پھر شب وصل ملاقات نہ ہونے پائی	۲۶	سرِ وادیٔ سینا

پھر ہم تمیز روز و مہ و سال کر سکیں اے یادِ یار پھر اُدھر اک بار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیٔ سینا
پیمانِ جنوں ہاتھوں کو شرمائے گا کب تک دل والو گریباں کا پتہ کیوں نہیں دیتے	۶	دستِ تہِ سنگ
پیو کہ مفت لگا دی ہے خونِ دل کی کشید گراں ہے اب کے مئے لالہ فام کہتے ہیں	۵۳	دستِ صبا
تجھ کو دیکھا تو سیر چشم ہوئے تجھ کو چاہا تو اور چاہ نہ کی	۲۹	زنداں نامہ
ترا لطف وجہِ تسکیں نہ قرار شرحِ غم سے کہ ہیں دل میں وہ گلے بھی جو ملال تک نہ پہنچے	۴۳	سرِ وادیٔ سینا
"تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں"	۲۷	دستِ تہِ سنگ
ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے جاں نثار چلے گئے تری رہ میں کرتے تھے سر طلب سرِ رہگزار چلے گئے	۹	دستِ تہِ سنگ
تری امید ترا انتظار جب سے ہے نہ شب کو دن سے شکایت نہ دن کو شب سے ہے	۱۰	زنداں سنگ

جب تک نصیب تھا ترا دیدار دیکھنا جس سمت دیکھنا گل و گلزار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیٔ سینا
جذب مسافران رہ یار دیکھنا سر دیکھنا نہ سنگ نہ دیوار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیٔ سینا
جس خاک میں مل کر خاک ہوئے وہ سرمۂ چشم خلق بنی جس خار پہ ہم نے خوں چھڑکا ہم رنگ گل طناز کیا	۴۱	سرِ وادیٔ سینا
جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان تو آنی جانی ہے اس جاں کی تو کوئی بات نہیں	۳۷	زنداں نامہ
جس کی دید و طلب وہم سمجھے تھے ہم روبرو پھر سرِ رہ گزار آگیا صبح فردا کو پھر دل ترسنے لگا عمر رفتہ ترا اعتبار آگیا	۱	دست تہ سنگ
جگہ جگہ پہ تھے ناصح تو کو بہ کو دلبر انہیں پسند انہیں ناپسند کیا کرتے	۴۵	دست سنگ
جل اٹھے بزم غیر کے در و بام جب بھی ہم خانماں خراب ہوئے	۲	دست سنگ
جچے گی کیسے بساط یاراں کہ شیشہ و جام بجھ گئے ہیں سجے گی کیسے شب نگاراں کہ دل سرِ شام بجھ گئے ہیں	۱۴	دست تہ سنگ

دونوں جہان تیری محبت میں ہار کے وہ جا رہا ہے کوئی شبِ غم گزار کے	۱۸	نقش فریادی
دیکھیں ہیں کون کون ضرورت نہیں رہی کوئے ستم میں سب کو خفا کر چکے ہیں ہم	۳۵	دست صبا
ذکرِ دوزخ بیانِ حور و قصور بات گویا یہیں کہیں کی ہے	۱۳	دست صبا
رات مہکی ہوئی آئی ہے کہیں سے پوچھو آج بکھرائے ہوئے زلفِ طرحدار ہے کون	۳۰	زنداں نامہ
رازِ الفت چھپا کے دیکھ لیا دل بہت کچھ جلا کے دیکھ لیا	۱۹	نقش فریادی
رت بدلنے لگی رنگِ دل دیکھنا رنگِ گلشن سے اب حال کھلتا نہیں زخم چھلکا کوئی یا کوئی گل کھلا اشک امڈے کہ ابرِ بہار آ گیا	۱	دست تہ سنگ
رقص مے تیز کرو ساز کی لے تیز کرو سوئے میخانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں	۱۷	دست صبا
رنگِ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام موسمِ گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام	۲۰	دست صبا

رہ خزاں میں تلاشِ بہار کرتے رہے شبِ سیہ سے طلبِ حسنِ یار کرتے رہے	۲۱	زنداں نامہ
زیرِ لب ہے ابھی تبسمِ دوست منتشر جلوۂ بہار نہیں	۳۳	نقشِ فریادی
ساری دنیا سے دور ہو جائے جو ذرا تیرے پاس ہو بیٹھے	۷	نقشِ فریادی
ساغر تو کھنکتے ہیں شراب آئے نہ آئے بادل تو گرجتے ہیں گھٹا برسے نہ برسے	۸	نقشِ فریادی
سایۂ چشم میں حیراں رخِ روشن کا جمال سرخیٔ لب میں پریشاں تری آواز کا رنگ	۶۳	سرِ وادیٔ سینا
سب قتل ہو کے تیرے مقابل سے آئے ہیں ہم لوگ سرخرو ہیں کہ منزل سے آئے ہیں	۲۲	زنداں نامہ
ستم کی رسمیں بہت تھیں لیکن نہ تھی تری انجمن سے پہلے سزا خطائے نظر سے پہلے عتاب جرمِ سخن سے پہلے	۲۳	زنداں نامہ
سرِ خسرو سے نازِ کجکلاہی چھن بھی جاتی ہے کلاہِ خسروی سے بوئے سلطانی نہیں جاتی	۴۴	نقشِ فریادی

سرفروشی کے انداز بدلے گئے دعوتِ قتل پر مقتلِ شہر میں ۱ دستِ صبا
ڈال کر کوئی گردن میں طوق آگیا لاد کر کوئی کاندھے پہ دار آگیا

سر وہی ہے تو آستاں ہے وہی ۲۴ زنداں نامہ
جاں وہی ہے تو جانِ جاں ہے وہی

سو پیکاں تھے پیوستِ گلو جب چھیڑی شوق کی لے ہم نے ۴۱ سروادیٔ سینا
سو تیر ترازو تھے دل میں جب ہم نے رقص آغاز کیا

سوزشِ دردِ دل کسے معلوم ۱۶ نقشِ فریادی
کون جانے کسی کے عشق کا راز

سیکھی یہیں مرے دلِ کافر نے بندگی ۳۹ نقشِ فریادی
ربِ کریم ہے تو تری راہ گزر میں ہے

سینے پہ ہاتھ ہے نہ نظر کو تلاشِ بام ۲۷ دستِ صبا
دل ساتھ دے تو آج غمِ آرزو کریں

شاخ پر خونِ گل رواں ہے وہی ۲۴ زنداں نامہ
شوخیٔ رنگِ گلستاں ہے وہی

شامِ فراق اب نہ پوچھ آئی اور آکے ٹل گئی ۲۵ زنداں نامہ
دل تھا کہ پھر بہل گیا جاں تھی کہ پھر سنبھل گئی

صف زاہداں ہے تو بے یقیں صف میکشاں ہے تو بے طلب
نہ وہ صبح ورد و وضو کی ہے نہ وہ شام جام و سبو کی ہے
۴۹ سر وادیٔ سینا

ضیائے بزم جہاں بار بار ماند ہوئی
حدیث شعلہ رخاں بار بار کرتے رہے
۲۱ زنداں نامہ

طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا
گل ہو نہ جائے مشعل رخسار دیکھنا
۳۱ سر وادیٔ سینا

بجز اہل ستم کی بات کرو
عشق کے دم قدم کی بات کرو
۳۲ دست صبا

عشق دل میں رہے تو رسوا ہو
لب پہ آئے تو راز ہو جائے
۵۴ نقش فریادی

عشق منت کش قرار نہیں
حسن مجبور انتظار نہیں
۳۳ نقش فریادی

عمر بے سود کٹ رہی ہے فیضؔ
کاش افشائے راز ہو جائے
۵۴ نقش فریادی

عمر کے ہر ورق پہ دل کو نظر
تری مہر و وفا کے باب آئے
۲ دست صبا

غرور سرو سمن سے کہہ دو کہ پھر وہی تاجدار ہوں گے
جو خار و خس والیٔ چمن تھے عروج سرو سمن سے پہلے
۲۳ زنداں نامہ

غم جہاں ہو غم یار ہو کہ تیر ستم
جو آئے آئے کہ ہم دل کشادہ رکھتے ہیں
۴۲ دست صبا

فقیہہ شہر سے مے کا جواز کیا پوچھیں
کہ چاندنی کو بھی حضرت حرام کہتے ہیں
۵۳ دست صبا

فکر دلداریٔ گلزار کروں یا نہ کروں
ذکر مرغان گرفتار کروں یا نہ کروں
۳۴ دست صبا

فیضؔ ان کو ہے تقاضائے وفا ہم سے جنہیں
آشنا کے نام سے پیارا ہے بیگانے کا نام
۲۰ دست صبا

فیضؔ اوج خیال سے ہم نے
آسماں سندھ کی زمیں کی ہے
۱۳ دست صبا

فیضؔ تکمیل آرزو معلوم
ہو سکے تو یونہی بسر کر دے
۱۵ نقش فریادی

فیضؔ تکمیل غم بھی ہو نہ سکی
عشق کو آزما کے دیکھ لیا
۱۹ نقش فریادی

فیضؔ تھی راہ سر بسر منزل — ۲ — دست صبا
ہم جہاں پہنچے کامیاب آئے

فیضؔ زندہ رہیں وہ ہیں تو سہی — ۳۳ — نقش فریادی
کیا ہوا گر وفا شعار نہیں

فیضؔ سر پر جو ہر ایک روز قیامت گزری — ۲۶ — سر وادیٔ سینا
ایک بھی روز مکافات نہ ہونے پائی

فیضؔ کیا جانئے یار کس آس پہ منتظر ہیں کہ لائے گا کوئی خبر — ۱ — دست تہ سنگ
مے کشوں پر ہوا محتسب مہرباں دلفگاروں پہ قاتل کو پیار آگیا

فیضؔ ہوتا رہے جو ہونا ہے — ۷ — نقش فریادی
شعر لکھتے رہا کرو بیٹھے

قرض نگاہ یار ادا کر چکے ہیں ہم — ۳۵ — دست صبا
سب کچھ نثار راہ وفا کر چکے ہیں ہم

قریب آ اے مہ شب غم نظر پہ کھلتا نہیں کچھ اس دم — ۱۴ — دست تہ سنگ
کہ دل پہ کس کس کا نقش باقی ہے کون سے نام بجھ گئے ہیں

قصۂ سازش اغیار کہوں یا نہ کہوں — ۳۴ — دست صبا
شکوۂ یار طرحدار کروں یا نہ کروں

کوئے جفا میں قحط خریدار دیکھنا ہم آ گئے تو گرمیِ بازار دیکھنا	۳۱	سرِ وادیِ سینا
کوئی پکارو کہ اک عمر ہونے آئی ہے فلک کو قافلۂ روز شام ٹھہرائے	۲۸	دستِ صبا
کوئی یارِ جاں سے گزرا کوئی ہوش سے نہ گزرا یہ ندیم یک دو ساغر مرے حال تک نہ پہنچے	۴۳	سرِ وادیِ سینا
کہاں گئے شبِ فرقت کے جاگنے والے ستارۂ سحری ہمکلام کب سے ہے	۱۰	زنداں نامہ
کہو تو ہم بھی چلیں فیض اب نہیں سردار وہ فرقِ مرتبۂ خاص و عام رکھتے ہیں	۵۳	دستِ صبا
کئی بار اس کا دامن بھر دیا حسنِ دو عالم سے مگر دل ہے کہ اس کی خانہ بربادی نہیں جاتی	۴۴	نقشِ فریادی
کئی بار اس کی خاطر ذرے ذرے کا جگر چیرا مگر یہ چشمِ حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی	۴۴	نقشِ فریادی
کیا جانے کس کو کس سے ہے اب داد کی طلب وہ غم جو میرے دل میں ہے تیری نظر میں ہے	۳۹	نقشِ فریادی

مجرم ہو خواہ کوئی رہتا ہے ناصحوں کا روئے سخن ہمیشہ سوئے جگر فگاراں	۶۰	دست صبا
محتسب کی خیر اونچا ہے اسی کے فیض سے رند کا ساقی کا مے کا خم کا میخانے کا نام	۲۰	دست صبا
مرے چارہ گر کو نوید ہو صفِ دشمناں کو خبر کرو جو وہ قرض رکھتے تھے جان پر وہ حساب آج چکا دیا	۵۰	دست تہ سنگ
مری چشمِ تن آساں کو بصیرت مل گئی جب سے بہت جانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی	۴۴	نقش فریادی
مشکل ہیں اگر حالات وہاں دل بیچ آئیں جاں دے آئیں دل والو کوچۂ جاناں میں کیا ایسے بھی حالات نہیں	۳۷	زنداں نامہ
مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے	۴۷	زنداں نامہ
ملے کچھ ایسے جدا یوں ہوئے کہ فیض اب کے جو دل پہ نقش بنے گا وہ گل ہے داغ نہیں	۵	دست تہ سنگ
منت چارہ ساز کون کرے درد جب جاں نواز ہو جائے	۵۴	نقش فریادی

نگاہ شوق سر بزم بے حجاب نہ ہو وہ بے خبر ہی سہی اتنے بے خبر بھی نہیں	۵۱	نقش فریادی
نگاہ و دل کو قرار کیسا نشاط و غم میں کمی کہاں کی وہ جب ملے ہیں تو ان سے ہر بار کی ہے الفت نئے سرے سے	۳۸	دست صبا
نوائے مرغ کو کہتے ہیں اب زیان چمن کھلے نہ پھول اسے انتظام کہتے ہیں	۵۳	دست صبا
نہ جانے کس لیے امیدوار بیٹھا ہوں اک ایسی راہ پہ جو تیری رہگزر بھی نہیں	۵۱	نقش فریادی
نہ رہا جنون رخ وفا یہ رسن یہ دار کرو گے کیا جنہیں جرم عشق پہ ناز تھا وہ گناہ گار چلے گئے	۹	دست تہ سنگ
نہ سوال وصل نہ عرض غم نہ حکایتیں نہ شکایتیں ترے عہد میں دل زار کے سبھی اختیار چلے گئے	۹	دست تہ سنگ
نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی نہ کسی کو فکر رفو کی ہے نہ کرم ہے ہم پہ حبیب کا نہ نگاہ ہم پہ عدو کی ہے	۴۹	سر وادیٔ سینا
نہ گل کھلے ہیں نہ ان سے ملے نہ مے پی ہے عجیب رنگ میں اب کے بہار گزری ہے	۱۱	دست صبا

نہ یہ غم نیا نہ ستم نیا کہ تری جفا کا گلا کریں یہ نظر تھی پہلے بھی مضطرب یہ کسک تو دل میں کبھو کی ہے	۴۹	سروادیِ سینا
واعظ ہے نہ زاہد ہے ناصح ہے نہ قاتل ہے اب شہر میں یاروں کی کس طرح بسر ہو گی	۳۶	دست تہ سنگ
واں ملتِ بوالہوساں اور شورِ وفا جوئی یاں خلوتِ کم سخناں اور لذتِ رسوائی	۵۸	سروادیِ سینا
وصل کی شب تھی تو کس درجہ سبک گزری تھی ہجر کی شب ہے تو کیا سخت گراں گزری ہے	۳	دست صبا
وفائے وعدہ نہیں وعدۂ دگر بھی نہیں وہ مجھ سے روٹھے تو تھے لیکن اس قدر بھی نہیں	۱۵	نقشِ فریادی
وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے	۱۱	دست صبا
وہ تو وہ ہے تمہیں ہو جائے گی الفت مجھ سے اک نظر تم میرا محبوب نظر تو دیکھو	۴۶	زنداں نامہ
وہ تیرگی ہے رہ بتاں میں چراغ رخ ہے نہ شمع وعدہ کرن کوئی آرزو کی لاؤ کہ سب در و بام بجھ گئے ہیں	۱۴	دست تہ سنگ

ہم پر تمہاری چاہ کا الزام ہی تو ہے دشنام تو نہیں ہے یہ اکرام ہی تو ہے	۵۶	زنداں نامہ
ہم پرورش لوح و قلم کرتے رہیں گے جو دل پہ گزرتی ہے رقم کرتے رہیں گے	۵۷	دست صبا
ہمت التجا نہیں باقی ضبط کا حوصلہ نہیں باقی	۵۹	نقش فریادی
ہمدم حدیث کوئے ملامت سنائیو دل کو لہو کریں کہ گریباں رفو کریں	۲۷	دست تہ سنگ
ہم سادہ ہی ایسے تھے کی یوں ہی پذیرائی جس بار خزاں آئی سمجھے کہ بہار آئی	۵۸	سروادیٔ سینا
ہم سے کہتے ہیں چمن والے غریبان چمن تم کوئی اچھا سا رکھ لو اپنے ویرانے کا نام	۲۰	دست صبا
ہم نے جو طرز فغاں کی ہے قفس میں ایجاد فیضؔ گلشن میں وہی طرز بیاں ٹھہری ہے	۳	دست صبا
ہمیں سے روک لیا پنجۂ جنوں ورنہ ہمیں اسیر یہ کوتہ کمند کیا کرتے	۴۵	دست صبا

ہوا ہے جب سے دل ناصبور بے قابو کلام تجھ سے نظر کو بڑے ادب سے ہے	۱۰	زنداں نامہ
ہو چکا ختم عہد ہجر و وصال زندگی میں مزا نہیں باقی	۵۹	نقش فریادی
ہو چکا عشق اب ہوس ہی سہی کیا کریں فرض ہے ادائے نماز	۱۶	نقش فریادی
ہوس مطرب و ساقی میں پریشاں اکثر ابر آتا ہے کبھی ماہ تمام آتا ہے	۶۳	زنداں نامہ
ہوئی ہے حضرت ناصح سے گفتگو جس شب وہ شب ضرور سر کوئے یار گزری ہے	۱۱	دست صبا
ہے اب بھی وقت زاہد ترمیم زہد کر لے سوئے حرم چلا ہے انبوہ بادہ خواراں	۶۰	دست صبا
ہے اپنی کشت ویراں سرسبز اس یقیں سے آئیں گے اس طرف بھی اک روز ابر و باراں	۶۰	دست صبا
ہے خبر گرم کہ پھرتا ہے گریزاں ناصح گفتگو آج سر کوئے بتاں ٹھہری ہے	۳	دست صبا

باب دوم

منظومات

(۱) نظموں کی کل تعداد

شعری مجموعہ	کل نظمیں
نقش فریادی	۳۱
دست صبا	۲۱
زنداں نامہ	۱۱
دست تہ سنگ	۱۵
سروادیٔ سینا	۳۰
	کل تعداد ۱۰۸

نظمیں (۲)

(عنوانات حروف تہجی کے اعتبار سے)

اختصارات : ن ف = نقش فریادی

دص = دست صبا

زن = زندان نامہ

دت س = دست تہ سنگ

س وس = سرِوادیٔ سینا

نمبر	عنوانات	شعری مجموعہ
	ا	
۱	آجاؤ افریقا	زن
۲	آج بازار میں پابجولاں چلو	دت س
۳	آج کی رات	ن ف
۴	آخری خط	ن ف
۵	آرزو	س وس
۶	ادیبوں کے امدادی فنڈ کیلئے سفارش	س وس
۷	اقبال	ن ف
۸	اگست ۱۹۵۲ء	دص
۹	اگست ۱۹۵۵ء	زن
۱۰	انتساب	س وس
۱۱	انتظار	ن ف
۱۲	انتہائے کار	ن ف
۱۳	انجام	ن ف
۱۴	اے حبیب عنبر دست	زن
۱۵	اے دل بیتاب ٹھہر	دص
۱۶	ایرانی طلبہ کے نام	دص
۱۷	اے روشنیوں کے شہر	زن
۱۸	ایک راہگزر پر	ن ف
۱۹	ایک شہر آشوب کا آغاز	س وس

(۳) نظموں کا پہلا مصرعہ

(حروف تہجی کے اعتبار سے)

نمبر	مصرعہ	نظم	شعری مجموعہ
	ا		
۱	آجاؤ میں نے سن لی ترے ڈھول کی ترنگ	آجاؤ افریقا	ز ن
۲	آج سے بارہ برس پہلے بڑا بھائی مرا	بھائی	س وس
۳	آج کے دن نہ پوچھو مرے دوستو	خورشید محشر کی لو	س وس
۴	آج کے نام	انتساب	س وس
۵	آج کی رات ساز درد نہ چھیڑ	آج کی رات	ن ف
۶	آسماں کی گود میں دم توڑتا ہے طفل ابر	شہر یاراں	دت س
۷	آکہ وابستہ ہیں اس حسن کی یادیں تجھ سے	رقیب سے	ن ف
۸	آؤ کہ مرگ سوز محبت منائیں ہم	مرگ سوز محبت	ن ف
۹	آئیے ہاتھ اٹھائیں ہم بھی	دعا	س وس
۱۰	آیا ہمارے دیس میں اک خوش نوا فقیر	اقبال	ن ف
۱۱	اب بزم سخن صحبت لب سوختگاں ہے	ایک شہر آشوب کا آغاز	س وس
۱۲	اب سعی کا امکاں اور نہیں پرواز کا مضموں ہو بھی چکا	شورش بربط و نے	د ص
۱۳	اٹھو اب ماٹی سے اٹھو	سپاہی کا مرثیہ	س وس
۱۴	اس طرح ہے کہ ہر اک پیڑ کوئی مندر ہے	شام	دت س
۱۵	اس نے جب بولنا نہ سیکھا تھا	داغستانی خاتون اور شاعر بیٹا	س وس
۱۶	اس ہوس میں کہ پکارے جرس گل کی صدا	جرس گل کی صدا	س وس

۱۷	اک ذرا سوچنے دو	سوچنے دو	س وس
۱۸	اور کچھ دیر میں جب پھر مرے تنہا دل کو	در آئے گا دبے پاؤں	ز ن
۱۹	اور کچھ دیر میں لٹ جائے گا ہر بام پہ چاند	کہاں جاؤ گے	دت س
۲۰	ایک افسردہ شاہراہ ہے دراز	شاہراہ	ن ف
	ب		
۲۱	بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے	بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے	س وس
۲۲	بام و در خامشی کے بوجھ سے چور	ایک منظر	ن ف
۲۳	بربطِ دل کے تار ٹوٹ گئے	یاس	ن ف
۲۴	برکھا برسے چھت پر میں تیرے سپنے دیکھوں	میں تیرے سپنے دیکھوں	س وس
۲۵	بول کہ لب آزاد ہیں تیرے	بول ...	ن ف
۲۶	بیزار فضا درپئے آزارِ صبا ہے	دست سنگ آمدہ	دت س
	پ		
۲۷	پندار کے خوگر کو	انتہائے کار	ن ف
۲۸	پھر برق فروزاں ہے سرِ وادیٔ سینا	سرِ وادیٔ سینا	س وس
۲۹	پھر کوئی آیا دلِ زار نہیں کوئی نہیں	تنہائی	ن ف
	ت		
۳۰	تازہ ہیں ابھی یاد میں اے ساقیٔ گلفام	دو عشق	د ص
۳۱	تم مرے پاس رہو	پاس رہو	دت س
۳۲	تم نہ آئے تھے تو ہر چیز وہی تھی کہ جو ہے	رنگ ہے دل کا مرے	دت س
۳۳	تم یہ کہتے ہو وہ جنگ ہو بھی چکی	تم یہ کہتے ہو اب کوئی چارہ نہیں	دت س
۳۴	تہِ نجوم کہیں چاندنی کے دامن میں	تہِ نجوم	ن ف
۳۵	تیرگی جال ہے اور بھالا ہے نور	تیرگی جال ہے اور بھالا ہے نور	س وس
۳۶	تیرگی ہے کہ امنڈتی ہی چلی آتی ہے	اے دل بیتاب ٹھہر	د ص

	ن		
۹۴	نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں	نثار میں تری گلیوں کے ...	دص
۹۵	نیم شب چاند خود فراموشی	سرودِ شبانہ	ن ف
	و		
۹۶	وہ جس کی دید میں لاکھوں مسرتیں پنہاں	ایک رہگزر پر	ن ف
۹۷	وہ وقت مری جان بہت دور نہیں	آخری خط	ن ف
	ہ		
۹۸	ہوئی پھر امتحانِ عشق کی تدبیر بسم اللہ	شورشِ زنجیر بسم اللہ	دت س
۹۹	ہیں لبریز آہوں سے ٹھنڈی ہوائیں	انجام	ن ف
	ی		
۱۰۰	یاد کی راہگزر جس پہ اسی صورت سے	کوئی عاشق کسی محبوبہ سے	زن
۱۰۱	یار اغیار ہو گئے ہیں	یار اغیار ہو گئے	س وس
۱۰۲	یوں گماں ہوتا ہے بازو ہیں مرے ساٹھ کروڑ	سفر نامہ	دت س
۱۰۳	یہاں سے شہر کو دیکھو تو حلقہ در حلقہ	یہاں سے شہر کو دیکھو	س وس
۱۰۴	یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر	صبحِ آزادی	دص
۱۰۵	یہ دھوپ کنارا شام ڈھلے	جب تیری سمندر آنکھوں میں	دت س
۱۰۶	یہ رات اس درد کا شجر ہے	ملاقات	زن
۱۰۷	یہ کون سخی ہیں	ایرانی طلبہ کے نام	دص
۱۰۸	یہ گلیوں کے آوارہ بے کار کتے	کتے	ن ف

(۴) مصرعے

جن میں تخلص استعمال ہوا ہے

شعری مجموعہ	نظم	مصرعہ	نمبر
س دس	مرثیے	فیضؔ دلوں کے بھاگ میں ہے گھر بھرنا بھی لٹ جانا بھی	۱
س دس	ٹوٹی جہاں جہاں کمند	کیا ہے فیضؔ دردِ دل، در فلک سے بلند	۲
زن	واسوخت	لب پہ ہے تلخیٔ مئے ایام ورنہ فیضؔ	۳
دص	اگست ۱۹۵۲ء	ہے دشت اب بھی دشت مگر خون پا سے فیضؔ	۴

باب سوم

قطعات

(۱) قطعات

(کل تعداد، مجموعوں کے لحاظ سے)

شعری مجموعہ	قطعات
نقشِ فریادی	۴
دستِ صبا	۸
زنداں نامہ	۷
دستِ تہِ سنگ	۷
سرِ وادیٔ سینا	۶

۳۲

(۲) قطعات

(پہلا مصرعہ، حروف تہجی کے اعتبار سے)

نمبر	مصرعہ	شعری مجموعہ
	ا	
۱	آج تنہائی کسی ہمدمِ دیریں کی طرح	دستِ تہِ سنگ
۲	آگئی فصلِ جنوں چاک گریباں والو	دستِ تہِ سنگ
۳	اک سخن مطربِ زیبا کہ سلگ اٹھے بدن	سرِ وادیٔ سینا
۴	ان دنوں رسم و رہِ شہرِ نگاراں کیا ہے	دستِ تہِ سنگ
	پ	
۵	پھر حشر کے ساماں ہوئے ایوانِ ہوس میں	دستِ صبا
	ت	
۶	ترا جمال نگاہوں میں لے کے اٹھا ہوں	دستِ صبا
۷	تمام شب دلِ وحشی تلاش کرتا ہے [1]	زنداں نامہ
۸	تمہارے حسن سے رہتی ہے ہمکنار نظر	زنداں نامہ
	ج	
۹	جاں بیچنے کو آئے تو بے دام بیچ دی ہے	دستِ صبا
	د	
۱۰	دل رہینِ غمِ جہاں ہے آج	نقشِ فریادی
۱۱	دیدۂ تر پہ وہاں کون نظر کرتا ہے	سرِ وادیٔ سینا

۱؎ اس قطعہ پر عنوان "دامنِ یوسف" تحریر ہے

؎۲ یہ قطعہ "دستِ تہِ سنگ" میں بھی بعینہٖ نقل ہوا ہے۔

؎۳ میخانوں ۔۔ "دستِ تہِ سنگ"

؎۴ یہ قطعہ "دستِ تہِ سنگ" میں بھی نقل ہوا ہے

فردیات

فیض کا کہا ہوا صرف ایک فرد "نقش فریادی" میں تحریر ہے

(۱) ادائے حسن کی معصومیت کو کم کر دے
گناہ گار نظر کو حجاب آتا ہے

اس کے علاوہ دو فردیات ترجمہ ہیں۔ جو "سروادیٔ سینا" (کے پہلے ایڈیشن) میں رسول حمزہ کے افکار، میں شامل ہیں۔ ایک "ایک چٹان کے لئے کتبہ" عنوان کے تحت ہے۔

(۲) جواں مردی اسی رفعت پہ پہنچی
جہاں سے بزدلی نے جست کی تھی

اور دوسرا یہ ہے

(۳) مرد دانا بی کے احمق سے کبھی بد تر ہوا
اور کبھی بر عکس بھی اس کے ہوا اکثر ہوا

بابُ چہارم

متفرقات

(۱) شعری مجموعوں کی اشاعت اوّل

نقش فریادی	۱۹۴۰ء
دست صبا	۱۹۵۲ء
زنداں نامہ	۱۹۵۶ء
دست تہ سنگ	۱۹۶۵ء
سر وادیٔ سینا	۱۹۷۱ء

(۲) ناتمام شعری تخلیقات

۱، غزل

پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد	زنداں نامہ

۲، نظم

	پہلا مصرعہ	عنوان	دیوان
۱	رات باقی تھی ابھی جب سر بالیں آکر	زنداں کی ایک صبح	دست صبا
۲	آج کے نام	انتساب	سر وادیٔ سینا

(۳) تراجم

۱، نظم

نمبر	پہلا مصرعہ	عنوان	شاعر	شعری مجموعہ
۱	مجھے دے دے رسیلے ہونٹ، معصومانہ پیشانی، حسیں آنکھیں	حسینۂ خیال سے	براؤننگ	نقش فریادی
۲	برکھا برسے چھت پر، میں تیرے سپنے دیکھوں	میں تیرے سپنے دیکھوں	رسول حمزہ	سروادیٔ سینا
۳	آج سے بارہ برس پہلے بڑا بھائی مرا	بھائی	"	"
۴	اس نے جب بولنا سیکھا تھا	داغستانی خاتون اور شاعر بیٹا	"	"
۵	مجھے معجزوں پہ یقیں نہیں، مگر آرزو ہے کہ جب قضا	آرزو	"	"
۶	میرے آبا کہ تھے نامحرم طوق و زنجیر	بہ نوک شمشیر	"	"
۷	شاعر کا جشن سالگرہ ہے شراب لا	سالگرہ	"	"
۸	تیرگی جال ہے اور بھالا ہے نور	تیرگی جال ہے، اور بھالا ہے نور	"	"
۹	گر کسی طور ہر اک الفت جاناں کا خیال	نسخۂ الفت مرا	"	"
۱۰	فنڈ والوں سے گزارش ہے، کہ کچھ صدقۂ زر	ادیبوں کے امدادی فنڈ کے لئے سفارش	"	"

۲، قطعہ (پہلا مصرعہ)

۱۱	ہم نے دیکھا ہے میگساروں کو	رسول حمزہ	سروادیٔ سینا

۳، فردیات (مکمل)

۱	ہے اہل دل کے لئے اب یہ نظم بست وکشاد کہ سنگ وخشت مقید ہیں اور سگ آزاد از: سنگ ہا را بستند وسگاں را کشادند	سعدی	دست صبا
۲	جواں مردی اسی رفعت پہ پہنچی جہاں سے بزدلی نے جست کی تھی بعنوان: ایک چٹان کے لئے کتبہ	رسول حمزہ	سرِ وادیٔ سینا
۳	مرد دانا پی کے احمق سے کبھی بد تر ہوا اور کبھی برعکس بھی اس کے ہوا اکثر ہوا	رسول حمزہ	سرِ وادیٔ سینا

(۴) معنون کردہ شعری تخلیقات

۱، غزلیں

نمبر	پہلا مصرعہ	نذر	شعری مجموعہ
۱	فکر دلداریٔ گلزار کروں یا نہ کروں	سوداؔ	دست صبا
۲	کسی گماں پہ توقع زیادہ رکھتے ہیں	غالبؔ	دست صبا

۲ نظمیں

نمبر	پہلا مصرعہ	عنوان	نذر	شعری مجموعہ
۱	کسی کے دست عنایت نے کنج زنداں میں	اے حبیب عنبر دست	ایک اجنبی خاتون کے نام، خوشبو کا تحفہ وصول ہونے پر	زنداں نامہ
۲	اک ذرا سوچنے دو	سوچنے دو	آندرے وزنینسنکی	سرِ وادیٔ سینا

(۵) منظوم تخلیقات کی تاریخیں

۱ غزلیں

نمبر	تاریخ	مقام تخلیق	پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
۱	جولائی ۱۹۵۳ء	جناح ہسپتال کراچی	شام فراق اب نہ پوچھ آئی اور آکے ٹل گئی	زنداں نامہ
۲	″ ″ ″	جناح ہسپتال کراچی	صبح کی آج جو رنگت ہے وہ پہلے تو نہ تھی	″ ″
۳	۲۱ نومبر ۱۹۵۳ء	منٹگمری جیل	بات بس سے نکل چلی ہے	″ ″
۴	۲۹ جنوری ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے	″ ″
۵	۹ مارچ ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	ہم پر تمہاری چاہ کا الزام ہی تو ہے	″ ″
۶	۱۷-۲۲ مئی ۵۴ء	حیدرآباد جیل	ستم کی رسمیں بہت تھیں لیکن نہ تھی تری انجمن سے پہلے	″ ″
۷	۱۷ جون ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	کچھ محتسبوں کی خلوت میں کچھ واعظ کے گھر جاتی ہے	″ ″
۸	۳۱ اگست	جناح ہسپتال کراچی	رہ خزاں میں تلاش بہار کرتے رہے	″ ″
۹	مارچ ۱۹۵۶ء	لاہور	یوں بہار آئی ہے اس بار کہ جیسے قاصد	″ ″
۱۰	مارچ ۱۹۵۷ء	لاہور	تری امید ترا انتظار جب سے ہے	″ ″
۱۱	۴ مارچ ۱۹۵۷ء	منٹگمری جیل	گرمیٔ شوق نظارا کا اثر تو دیکھو	″ ″
۱۲	۳۱ دسمبر ۱۹۵۸ء	لاہور جیل	بے دم ہوئے بیمار دوا کیوں نہیں دیتے	دست تہ سنگ
۱۳	فروری ۱۹۵۹ء	لاہور جیل	یہ جفائے غم کا چارہ وہ نجات دل کا عالم	″ ″ ″
۱۴	جولائی ۱۹۵۹ء	—	ترے غم کو جاں کی تلاش تھی ترے جاں نثار چلے گئے	″ ″ ″
۱۵	دسمبر ۱۹۵۹ء	—	کب ٹھہرے گا درد اے دل کب رات بسر ہوگی	″ ″ ″
۱۶	مئی ۱۹۶۲ء	—	یک بیک شورش فغاں کی طرح	″ ″ ″

نمبر	تاریخ	مقامِ تخلیق	عنوان	شعری مجموعہ
۱۷	۱۹۶۲ء	لندن	ہر سمت پریشاں تری آمد کے قرینے	دستِ تہ سنگ
۱۸	اپریل ۱۹۶۵ء	—	یوں سجا چاند کہ جھلکا ترے انداز کا رنگ	سرِ وادیٔ سینا
۱۹	ستمبر ۱۹۶۵ء	—	کس حرف پہ تو نے گوشۂ لب اے جانِ جہاں غماز کیا	" "
۲۰	۱۹۶۶ء	—	کیے آرزو سے پیماں جو مآل تک نہ پہنچے	" "
۲۱	۱۹۶۷ء	—	طوفاں بہ دل ہے ہر کوئی دلدار دیکھنا	" "
۲۲	۱۹۶۷ء	—	نہ کسی پہ زخم عیاں کوئی نہ کسی کو فکر رفو کی ہے	" "
۲۳	۲۳ مارچ ۱۹۷۱ء	—	شرحِ بیدردیٔ حالات نہ ہونے پائی	" "

۲، نظمیں

نمبر	تاریخ	مقامِ تخلیق	عنوان	شعری مجموعہ
۱	۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء	—	نوحہ	دستِ صبا
۲	۲۸، ۲۹ اپریل ۵۳ء	حیدرآباد جیل	اے حبیبِ عنبر دست	زنداں نامہ
۳	۱۲ اکتوبر، ۳ نومبر ۵۳ء	منٹگمری جیل	ملاقات	
۴	۲۴ نومبر ۱۹۵۳ء	منٹگمری جیل	واسوخت	" "
۵	۲۸ مارچ ۱۵ اپریل	لاہور جیل،	اے روشنیوں کے شہر	" "
	۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل		" "
۶	۱۵ مئی ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	ہم جو تاریک راہوں میں مارے گئے	" "
۷	یکم دسمبر ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	درد آئے گا دبے پاؤں	" "
۸	دسمبر ۱۹۵۴ء	منٹگمری جیل	دریچہ	" "
۹	۱۴ جنوری ۵۵ء	منٹگمری جیل	آجاؤ افریقا	" "
۱۰	۳۰ مارچ ۵۵ء	منٹگمری جیل	یہ فصلِ امیدوں کی ہمدم	" "
۱۱	۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء	منٹگمری جیل	بنیاد کچھ تو ہو	" "

۱۲	۱۳،۱۴ اگست ۵۵ء	کراچی	اگست ۱۹۵۵ء	زنداں نامہ
۱۳	جولائی ۱۹۵۶ء	ہانگ چاؤ (چین)	سفر نامہ	دست تہ سنگ
۱۴	مارچ ۱۹۵۷ء	—	جشن کا دن	″ ″ ″
۱۵	جنوری ۱۹۵۸ء	—	تم یہ کہتے ہو اب کوئی چارہ نہیں	″ ″ ″
۱۶	جنوری ۱۹۵۹ء	لاہور جیل	شورش زنجیر بسم اللہ	″ ″ ″
۱۷	۱۱ فروری ۱۹۵۹ء	لاہور جیل	آج بازار میں پابجولاں چلو	″ ″ ″
۱۸	مارچ ۱۹۵۹ء	زندان قلعہ لاہور	قید تنہائی	″ ″ ″
۱۹	جون ۱۹۵۹ء	—	حمد	″ ″ ″
۲۰	نومبر ۱۹۶۰ء	—	دو مرثیے	″ ″ ″
۲۱	دسمبر ۱۹۶۱ء	—	کہاں جاؤ گے	″ ″ ″
۲۲	۱۹۶۲ء	لندن	خوشا ضمانت غم	″ ″ ″
۲۳	اگست ۱۹۶۳ء	ماسکو	رنگ ہے دل کا مرے	″ ″ ″
۲۴	۱۹۶۳ء	لندن	جب تیری سمندر آنکھوں میں	″ ″ ″
۲۵	۱۹۶۳ء	ماسکو	پاس رہو	″ ″ ″
۲۶	۱۹۶۴ء	ماسکو	منظر	″ ″ ″
۲۷	جنوری ۱۹۶۵ء	کراچی	لہو کا سراغ	سر وادی سینا
۲۸	مارچ ۱۹۶۵ء	کراچی	یہاں سے شہر کو دیکھو	″ ″
۲۹	جون ۱۹۶۵ء	—	غم نہ کر، غم نہ کر	″ ″
۳۰	ستمبر ۱۹۶۵ء	—	بلیک آؤٹ	″ ″
۳۱	اکتوبر ۱۹۶۵ء	—	سپاہی کا مرثیہ	″ ″
۳۲	فروری ۱۹۶۶ء	—	ایک شہر آشوب کا آغاز	″ ″
۳۳	مارچ ۱۹۶۷ء	ماسکو	سوچنے دو	″ ″
۳۴	۱۹۶۷ء عرب اسرائیل جنگ کے بعد	—	سر وادی سینا	″ ″

۳۵	یوم آزادی ۱۴ اگست ۱۹۶۷ء	—	دعا	سروادیٔ سینا
۳۶	۱۹۶۷ء	—	ہارٹ اٹیک	" "
۳۷	اگست ۱۹۶۷ء اکتوبر ۱۹۶۷ء	—	مرثیے	" "
۳۸	مارچ اپریل ۱۹۶۹ء	—	خورشید محشر کی لو	" "
۳۹	مئی جون ۱۹۷۰ء	—	بالیں پہ کہیں رات ڈھل رہی ہے	" "
۴۰	جولائی ۱۹۷۰ء	—	جرس گل کی صدا	" "
۴۱	اگست ۱۹۷۰ء	—	فرش نومیدیٔ دیدار	" "
۴۲	نومبر ۱۹۷۰ء	—	ٹوٹی جہاں جہاں پہ کمند	" "
۴۳	مارچ ۱۹۷۱ء	—	حذر کرو مرے تن سے	" "
۴۴	۸، اپریل ۱۹۷۱ء	—	تہ بہ تہ دل کی کدورت	" "
۴۵	۱۹۷۱ء	—	یار اغیار ہو گئے ہیں	" "

۳، قطعات

نمبر	تاریخ	مقام تخلیق	پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
۱	۱۹۵۱ء	حیدرآباد جیل	تمہارے حسن سے رہتی ہے ہمکنار نظر	زنداں نامہ
۲	اپریل ۱۹۵۷ء	—	آج تنہائی کسی ہمدم دیریں کی طرح	دست تہ سنگ
۳	مارچ ۱۹۵۹ء	قلعۂ لاہور	ہم خستہ تنوں سے محتسبو کیا مال منال کا پوچھتے ہو	" "
۴	اپریل ۱۹۵۹ء	—	آگئی فصل سکوں چاک گریباں والو	" "
۵	جنوری ۱۹۶۵ء	کراچی	دیدۂ تر پہ وہاں کون نظر کرتا ہے	سروادیٔ سینا
۶	جنوری ۱۹۶۵ء	کراچی	زنداں زنداں شورِ اناالحق محفل محفل قلقل مے	" "

۷	۱۹۶۶ء	—	دیوارِ شب اور عکسِ رخِ یار سامنے	سرِ وادیِ سینا
۸	اگست ۱۹۶۸ء	—	ضبط کا عہد بھی ہے شوق کا پیماں بھی ہے	" " "
۹	جون ۱۹۷۰ء	—	اک سخن مضطرب زیبا کہ سلگ اٹھے بدن	" " "

(۶) تخلیقات جن پر محض مقامِ تخلیق تحریر ہے

(ا) غزلیں

نمبر	تاریخ	مقامِ تخلیق	پہلا مصرعہ	شعری مجموعہ
۱	—	منٹگمری جیل	شاخ پر خونِ گل رواں ہے وہی	زنداں نامہ
۲	—	منٹگمری جیل	کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں کب ہات میں تیرا ہات نہیں	زنداں نامہ

(ب) قطعہ

۱	—	جناح ہسپتال کراچی	کھلے جو ایک دریچے میں آج حسن کے پھول	زنداں نامہ

(۷) شعری مجموعوں کے انتساب

شعری مجموعہ	انتساب
دستِ صبا	کلثومؔ کے نام
سرِ وادیِ سینا	مریم (سلگانیک) کے نام

(۸) شعری مجموعوں میں اساتذہ کے منقولہ اشعار

شعری مجموعہ	اشعار	شاعر
نقش فریادی	۱ بروائے عقل و منہ منطق و حکمت در پیش کہ مرا نسخۂ غمہائے فلاں در پیش است	عرفیؔ
	۲ دلے بلفروختم جانے خریدم	نظامیؔ
دست صبا	نقش باد صبا مشک فشاں خواہد شد عالم پیر دگر بارہ جواں خواہد شد	حافظؔ
زنداں نامہ	۱ اے ساکنان کنج قفس! صبح کو صبا سنتی ہی جائے گی سوئے گلزار کچھ کہو	سوداؔ
	۲ خلل پذیر بود ہر بنا کہ مے بینی بجز بنائے محبت کہ خالی از خلل است	حافظؔ
دست تہ سنگ	۱ مجبوری و دعوائے گرفتارئ الفت دست تہ سنگ آمدہ پیمان وفا ہے	غالبؔ
	۲ کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد	غالبؔ
	۳ ترا دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں	ذوقؔ
سر وادئ سینا	موسم آیا تو نخل دار پہ میرؔ سر منصور ہی کا بار آیا	میرؔ

(۹) شعری مجموعوں پر دیگر افراد کے دیباچے اور دوسری تحریریں

کتاب		عنوان	تاریخ
نقش فریادی	۱	دیباچہ	۱۹۴۰ء
	۲	طبع ثانی	مئی ۱۹۴۳ء
دست صبا		ابتدائیہ	۱۶، ستمبر ۱۹۵۲ء
دست تہ سنگ		فیض از فیض	ندارد

(۱۰) فیضؔ کے خود نوشتہ دیباچے

	دیباچہ	عنوان
نقش فریادی	ن۔م۔ راشد	مقدمہ
زنداں نامہ	سید سجاد ظہیر	سر آغاز
	سابق میجر محمد اسحاق	روداد قفس
سر وادیٔ سینا	مرزا ظفر الحسن	عرض مرتب
	وی۔ جی کیرنن	
	ترجمہ / سحر انصاری	فیض
	الیگزانڈر سرکوف	ایک حوصلہ مند دل
	ترجمہ / سحر انصاری	کی آواز

باب پنجم

تراکیبِ شعری

اختصارات

غ	غزل
ف	فرد
ق	قطعہ
ن	نظم

ذیل میں حروف کے ساتھ شعری تخلیقات کے نمبر درج کئے گئے ہیں۔ اور یہ ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے دیئے گئے مصرعوں یا عنوانات (یا فردیات کے نمبر شمار) کے مطابق ہے۔

باب ششم

غیر مدون کلام

(ا) غزلیں

شمار	پہلا مصرعہ	مطبوعہ	مقام و تاریخ تخلیق
۱	اگر واعظ کو وہ کافر دکھا اک بھی جھلک جاتے	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۵	جنوری ۱۹۳۲ء
۲	تجھے پکارا ہے بے ارادہ	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۶	—
۳	جس روز قضا آئے گی	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۹	کراچی لاہور جون ۱۹۷۲ء
۴	حسرتِ دید میں گزراں ہیں زمانے کب سے	پیغام' (کراچی) جولائی ۱۹۷۶ء ص ۴۳) غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۲۷' ۳۸۸	—
۵	خوشی سے دل نے سہیں بے وفائیاں کیا کیا	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۷	—
۶	فریب دوستی غیرت کو میری کب گوارا ہے	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۵	اکتوبر ۱۹۳۱ء
۷	نالاں ہے خونِ خلق ہر اک در کے سامنے	متاعِ لوح و قلم' (کراچی ۱۹۷۳ء) غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۸ غالب' جنوری تا مارچ ۱۹۷۵ء، ص ۱۰	دسمبر ۱۹۷۱ء
۸	ہم کہ ٹھہرے اجنبی اتنی مداراتوں کے بعد	غبار خاطر' (اورنگ آباد) جنوری ۱۹۷۵ء ص ۶ غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۷ غبار خاطر' (اورنگ آباد) جنوری ۷۵ء ص ۶	—
۹	ہم نے سب شعر میں سنوارے تھے	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۵ء ص ۱۵ غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۶	—
۱۰	ہمیں سے اپنی نوا ہم کلام ہوتی رہی	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۵ غبارِ خاطر' (اورنگ آباد) جنوری ۷۵ء ص ۶	—
۱۱	یہ موسمِ گل گرچہ طرب خیز بہت ہے	غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۵ء ص ۱۵ غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۵	—

(۲) نظمیں

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	مطبوعہ	مقام و تاریخ تخلیق
۱	اعتراف	یہ مانتا ہوں کہ تم سے مجھے محبت ہے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۸	مارچ ۱۹۳۴ء
۲	اقبالؒ	زمانہ تھا کہ ہر فرد انتظار موت کرتا تھا	'افکار' فیض نمبر ص ۴۴، 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۲	—
۳	امید سحر کی بات سنو	جگر دریدہ ہوں چاک جگر کی بات سنو	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۵	—
۴	انقلاب روس	مرغ بسمل کی مانند شب تلملائی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۷۷	—
۵	اے شام مہرباں ہو	اے شام شہر یاراں	'پاکستانی ادب' نومبر ۱۹۷۴ء ص ۳۷۔ 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۱	—
۶	اے وطن اے وطن	تیرے پیغام پر اے وطن اے وطن	'افکار' فیض نمبر ص ۴۳	—
۷	بہار آئی	بہار آئی تو جیسے یک بار	'پاکستانی ادب' اپریل ۱۹۷۵ء ص ۲۳۔ 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۲	—

۸	پرسا، پرسو، پرس رام	ایک لڑکا جس کا 'پرسا' نام تھا [۱]	'افکار' فیض نمبر ص ۵۳	—
۹	پیغام	حریف صورت زیبا ہو آئینہ جیسے	مجلہ 'سحر' سرسید گرلز کالج کراچی ۳-۱۹۷۴ء ص ۳	—
۱۰	تب اور اب	زمین و آسماں دن رات سرد و گرم دنیا کے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۴	جون ۱۹۳۱ء
۱۱	تو اور میں	تھی تیرے شبستان میں جب انجمن آرائی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۶	نومبر ۱۹۳۲ء
۱۲	جام الوداع (سجاد ظہیر کو خراج عقیدت)	نہ اب ہم ساتھ سیر گل کریں گے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۰	—
۱۳	حسین شہید سہروردی	کس طرح بیاں ہو تیرا پیرایۂ تقریر	'غالب' جولائی تا ستمبر ۷۵ء-'غالب' اپریل تا جون ۷۶ء ص ۴۰۰	—
۱۴	دل بیتاب	شباب کوئے الفت کی احتیاج سہی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۷	۱۹۳۳ء
۱۵	راز زندگی	وفور غم سے چھا جاتی ہے جب دل پر پریشانی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۳	اپریل مئی ۱۹۳۱ء
۱۶	سر آغاز	شاید کبھی افشا ہو نگاہوں پہ تمہاری	'افکار' فیض نمبر ص ۹۴ 'غالب' اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۷۸	۱۲، اپریل ۱۹۶۵ء
۱۷	سلیمہ کی سالگرہ	صبح ہنستے ہوئے بہت سے پھول		
۱۸	شادی کی خوشی میں	سجاؤ بزم در میکدہ کشادہ کرو	'افکار' فیض نمبر ص ۴۳-'غالب' اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۷۹	۲۴ مارچ ۱۹۶۲ء
۱۹	شام غم	ہر گھڑی عکس رخ یار لئے پھرتی ہے	'افکار' فیض نمبر ص ۴۶-'غالب' اپریل تا جون ۷۶ء ص ۳۶۷	—

[۱] یہ نظم دراصل فیض سے منسوب کی گئی ہے جبکہ یہ ان کی نہیں ہے ۔

۲۰	قحطِ وفا	ہم کیا کرتے کس راہ چلتے	'پاکستانی ادب' دسمبر ۱۹۷۴ء ص ۳۵	—
۲۱	مرثیہ	رات آئی ہے شبیر پہ یلغارِ بلا ہے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۳ 'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۷۳	—
۲۲	منیزہ کی سالگرہ	ایک منیزہ ہماری بیٹی ہے	'افکار' فیض نمبر ص ۵۱	—
۲۳	ناداری	جہانِ رنگ و بو ویراں سی بستی ہے مدت سے	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۳	اپریل مئی ۱۹۳۱ء
۲۴	نازو نیا	موت مجبور تمنا کی بہشتِ آرزو		
۲۵	نذر	طربِ طرزِ تخیل شوقِ رنگیں کار کی دنیا	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۶	۱۹۳۲ء
۲۶	ہم تو مجبور تھے اس دل سے	ہم تو مجبور تھے اس دل سے کہ جس میں ہر دم	'غبارِ خاطر' (اورنگ آباد) اپریل جولائی ۱۹۷۵ء ص ۵ ، 'غالب' اپریل جون ۱۹۷۵ء ص ۱۴ 'غالب' اپریل جون ۱۹۷۶ء ص ۳۸۴	

(۳) اشعار

شمار	شعر	مطبوعہ
۱	سب دعائیں ہیں ناقبول ہنوز عہد غم کچھ دراز ہو جائے	مجلہ راوی (لاہور) اکتوبر ۱۹۳۳ء، غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۵۸
۲	لب بند ہیں ساقی مری آنکھوں کو پلا دے وہ جام جو منت کش صہبا نہیں ہوتا	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۵۸

(۴) قطعات

شمار	پہلا مصرعہ	مطبوعہ	تاریخ تخلیق
۱	تمہاری صبح حسیں ہو شب قمر کی طرح	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۷۹	۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء
۲	جو پیرہن میں کوئی تار محتسب سے بچا	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۰	۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء
۳	فضائے دل پہ اداسی بکھرتی جاتی ہے	غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۶۰	فروری ۱۹۳۲ء

(۵) گیت

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	مطبوعہ
۱	سچا سندر ساتھی	ڈھلتے سورج کے بھگوان	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۵
۲	گیت	بجھ گیا چند الٹ گیا گھروا باتی بجھ گئی رے	'افکار' فیض نمبر ص ۴۵
۳	موری ارج سنو	موری ارج سنو دستگیر پیر	'پاکستانی ادب' دسمبر ۱۹۷۵ء جنوری ۱۹۷۶ء ص ۹۸

(۶) گیت (فلمی)

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	فلم	مطبوعہ
۱	ایک ہی بنتی	ہے گوتم ہے بھگوان	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۴

۲- اے وطن تیری للکار پر	تیرے پیغام پر اے وطن اے وطن	جاگو ہوا سویرا	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۳
۳- بیت چلی ہے رات	اب کیا دیکھیں راہ تمہاری	جاگو ہوا سویرا	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۳
۴- پریم سیوا شانتی	دل ونگ ہوا تن بھنگ ہوا سب آن گئی سب شان گئی	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۶
۵- دھرم کا کوئی دوش نہیں	یہ سچ ہے دھرم تو جگ کے بھلے کو آیا تھا	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۴
۶- سکھی رہے تیری رات	سکھی رہے تیری رات چندا سکھی رہے تیری رات	دور ہے سکھ کا گاؤں	'افکار' فیض نمبر ص ۵۴، غالب اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۸
۷- شام ڈھلی	شام ڈھلی شام ڈھلی شام ڈھلی	جاگو ہوا سویرا	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۳

۸۔ شوق دیدار کی منزلیں	منزلیں منزلیں	قسم اس وقت کی	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۲
۹۔ کوئی سکھ کا بھید بتاؤ	کوئی سکھ کا بھید بتاؤ سکھ نگری کی راہ بتاؤ	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۷ 'افکار' 'فیض نمبر' ص ۴۴
۱۰ میٹھا بول	پنکھی راجہ رہے پنکھی راجہ میٹھا بول	دور ہے سکھ کا گاؤں	'غالب' اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۳۹۹

(۷) پنجابی کلام

شمار	عنوان	پہلا مصرعہ	مطبوعہ
۱	رات دی رات	آج رات اک رات دی جی کے	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۱
۲	رباسچیاں توں تے اکھیا سی	رباسچیاں توں تے اکھیا سی	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۴
۳	گیت	کدھرے نہ پیندیاں دساں	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۳
۴	لمبی رات سی درد فراق والی	لمبی رات سی درد فراق والی	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۵
۵	میں ترسے اوتر حال	کل تائیں سانو بابلا	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۲
۶	بن کسے نھی کیہ حساب منگو	تھوہر گڈ کے پھل گلاب منگو	غالب، اپریل تا جون ۱۹۷۶ء ص ۴۰۱

مرزا ظفر الحسن معتمد ادارۂ یادگار غالب و کتاب ہذا کے ناشر نے پرنٹنگ محل، ناظم آباد، کراچی سے چھپوا کر ادارۂ یادگار غالب، غالب لائبریری، دوسری چورنگی ناظم آباد، کراچی سے شائع کیا۔

ادارہ یادگار غالب کی مطبوعات

۱- دود چراغ محفل	پیرحسام الدین راشدی	اٹھارہ روپے
۲- بزم غالب	عبدالرؤف عروج	پچیس روپے
۳- غالب کا منسوخ دیوان	مسلم ضیائی	اٹھارہ روپے
٤- پنج آہنگ (خطوط کا ترجمہ)	محمد عمر مہاجر	اٹھارہ روپے
۵- غالب نما	ابن حسن قیصر	سات روپے
٦- غالب سب اچھا کہیں جسے	پروفیسر کرارحسین	پانچ روپے
۷- ہماری قومی ثقافت	فیض احمد فیض	آٹھ روپے
۸- اشاریہ کلام فیض	ڈاکٹر معین الدین عقیل	دس روپے
۹- عمرگزشتہ کی کتاب	مرزا ظفرالحسن	پچیس روپے
۱۰- سہ ماہی غالب	مدیراعلیٰ فیض احمد فیض	

اردو میں اشاریہ سازی کی روایت موجود تو ہے، لیکن اب تک کسی شاعر کی تخلیقات کا کوئی ایسا اشاریہ تیار نہیں کیا گیا، جس کی مدد سے مطلوبہ نظم یا غزل کو فوری طور پر تلاش کیا جاسکے - زیرنظر اشاریہ' کلام فیض اردو میں اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے - اس کی مدد سے فوری طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ فیض کی کوئی غزل یا نظم ان کے کس مجموعے میں شامل ہے - فاضل مرتب نے صرف یہی نہیں کیا کہ منظومات کی فہرست عنوانات کے اعتبار سے اور غزلوں کی فہرست ردیف کے اعتبار سے مرتب کی ہے، بلکہ یہ اہتمام بھی کیا ہے کہ اگر آپ کو کسی نظم یا غزل کا پہلا مصرعہ یا اس مصرعے کا پہلا لفظ بھی یاد ہے تو آپ اس کی مدد سے معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ تخلیق فیض کے کس مجموعے میں شامل ہے اور اس کی دیگر تفصیلات کیا ہیں -

یہ کتاب صرف اسی حد تک مفید نہیں ہے - اس میں فیض کے شعری تراجم، تخلیقات کے زمانہ' تصنیف اور شعری تراکیب کے بارے میں بھی تمام معلومات یکجا کردی گئی ہیں - اس طرح فیض پر کام کرنے والوں کے لئے یہ اشاریہ ایک رہنما کی حیثیت رکھتا ہے - آخر میں فیض کے غیر مدون کلام کی فہرست بھی شامل کردی گئی ہے - جس سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ان کا کتنا کلام ایسا ہے جو ان کے کسی مجموعے میں شامل نہیں ہے -

ڈاکٹر معین الدین عقیل نے یہ کام بڑی محنت اور سلیقے سے انجام دیا ہے - سچی بات تو یہ ہے کہ وہ ہر کام محنت اور سلیقے ہی سے کرتے ہیں - ڈاکٹر صاحب ہمارے ان نوجوان محققوں اور نقادوں میں سے ہیں، جن کی تحریریں بلند علمی معیار کی ہوتی ہیں - ان کا مطالعہ وسیع ہے، اور جب وہ کسی موضوع پر لکھتے [illegible] لکھنے کا حق ادا کر دیتے ہیں - انہوں نے ہمارے عہد کے سب سے بڑ[illegible] کے کلام کا اشاریہ بنا کر ایک بہت بڑی ادبی ضرورت پوری کی ہے -

مشفق خواجہ